

۱۰۔ شرح : ہمارے محبوب کی فطرت ہی فتنہ انگیزی ہے۔ اسے  
 اسد! اب ہم اس کے دروازے پر آ بیٹھے ہیں اور بچتہ ارادہ کر چکے ہیں۔ کہ  
 یہاں سے نہیں اٹھیں گے۔ اگرچہ ہمارے سر پر قیامت ہی ٹوٹ پڑے، جو  
 مردوں کو قبروں سے اٹھا کر باہر کھڑا کر دے گی۔  
 ”قیامت ہی کیوں نہ ہو“ میں اشارہ قیامت کی طرف بھی ہو سکتا  
 ہے اور یہ مطلب بھی نکل سکتا ہے کہ ہم پر ایسی مصیبتیں نازل کر دی جائیں  
 جو قیامت سے مشابہ ہوں۔

۱۔ لغات:

شیون :

نالہ، فغاں

نوا سنجان

گلشن :

باغ میں گانے

والے پرندے

شرح:

میں پھرے

میں قید ہوں

اور فریاد و

فغاں کرتا

رہتا ہوں۔

مان لیجئے کہ

باغ کے

قفس میں ہوں، گرا چھا بھی نہ جانیں میرے شیون کو  
 مرا ہونا بُرا کیا ہے نوا سنجان گلشن کو  
 نہیں گر سمدی آساں، نہ ہو، یہ رشک کیا کم ہے  
 نہ دی ہوتی خدا یا آرزوئے دوست، دشمن کو  
 نہ نکلا آنکھ سے تیری اک آنسو، اس جراحِ ت پر  
 کیا سینے میں جس نے خونچکاں، مژگانِ سوزن کو  
 خدا شرمائے ہاتھوں کو کہ رکھتے ہیں کشاکش میں  
 کبھی میرے گریباں کو، کبھی جانناں کے دامن کو  
 ابھی ہم قتلگاہ کا دیکھنا آساں سمجھتے ہیں  
 نہیں دیکھا شناور جوئے خوں میں، تیرے توسن کو